



مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خاتقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

مشمولات

5 عقیدے کی اصلاح

5 تشبہ بالجہال سے ممانعت:

5 نقصان کے وقت رجوع الی اللہ:

6 قحط سالی کے وقت رجوع الی اللہ:

6 سفری پریشانی کے وقت رجوع الی اللہ:

6 اخلاق کی اصلاح

6 گالم گلوچ نہ کریں:

7 عمل کی اصلاح

7 نیکی کو حقیر نہ سمجھیں:

7 تکبر سے بچیں:

8 عیب گوئی سے بچیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمارے عقائد، اعمال اور اخلاق کی اصلاح فرمائے۔

عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا
يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ. قُلْتُ مَنْ هَذَا؟
قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ.

قَالَ: لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ. فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةُ الْبَيْتِ
قُلْ: اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ. قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: أَتَا رَسُولُ اللَّهِ الْبَيْتَ إِذَا أَصَابَكَ ضَرْفٌ فَدَعَوْتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ
عَامٌ سَنَةٍ فَدَعَوْتُهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفَرَاءَ أَوْ فَلَاحٍ فَضَلَّكَ
رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتُهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ.

قُلْتُ إِعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: لَا تَسْئَلَنَّ أَحَدًا. قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا
وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً. قَالَ: وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ
تُكَلِّمَ أَحَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ
إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ
فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنْ أَمْرٌ وَشَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا
يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَادِرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

سنن ابی داود، رقم الحدیث: 4086

ترجمہ: حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
(جب میں مدینہ منورہ آیا تو) میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے احکام و آراء پر تمام

لوگ عمل ہیں وہ جو کچھ فرماتے ہیں سب لوگ اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں سلام کیا:

عليك السلام يا رسول الله۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عليك السلام نہ کہو! کیونکہ یہ الفاظ (زمانہ جاہلیت میں) مردوں سے سلام کے وقت کہے جاتے تھے۔ بلکہ السلام عليك کہو! میں نے عرض کی کہ کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یہ تو طے شدہ بات ہے کہ) میں اللہ کا رسول ہوں (آپ یہ پوچھیں کہ مجھے کس مقصد کے لیے مبعوث کیا گیا) اگر آپ کو تکلیف پہنچے تو آپ اللہ سے (میرے وسیلے سے) دعا کریں تو وہ آپ سے اس تکلیف کو دور کر دے گا۔ اگر آپ قحط سالی کا شکار ہوں تو آپ اللہ سے (میرے وسیلے سے) دعا کریں تو وہ آپ کے لیے (قحط سالی کو دور کر کے) ہریالی اگا دے گا۔ اگر آپ بے آب و گیاہ جنگل میں ہوں اور سواری گم ہو جائے آپ اللہ سے (میرے وسیلے سے) دعا کریں تو وہ آپ تک سواری پہنچا دے گا۔

روای حضرت جابر بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: مجھے کچھ نصیحتیں فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو گالی نہ دینا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد، غلام یہاں تک کہ اونٹ اور بکری تک کو گالی نہیں دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نیکی کو معمولی اور حقیر سمجھ کر مت چھوڑنا۔ بھلے وہ اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا ہی ہو، یہ بھی نیکی ہے۔

اپنی تہبند (شلوار) کو آدھی پنڈلی کے برابر اونچا رکھو۔ اگر ایسا کرنے میں دشواری ہو تو بہر حال ٹخنوں سے اوپر رکھو اور ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔ اگر کوئی شخص آپ کو نامناسب بات کہے یا آپ میں پائے جانے والے کسی عیب کی وجہ سے آپ کو عار دلائے تو اس کے بدلے میں آپ اس کو ایسے عیب کی وجہ سے عار نہ دلائیں جو اس میں پایا بھی جاتا ہو کیونکہ اس کے اس عمل کا وبال اسی پر ہو گا۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مختلف ارشادات سے امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ اس میں عقیدہ، عمل اور اخلاق سب شامل ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی درج بالا حدیث مبارک بھی ہے۔

عقیدے کی اصلاح

تشبہ بالجہال سے ممانعت:

سب سے پہلے جہلاء کے ساتھ تشبہ سے منع کیا۔ جیسے زمانہ جاہلیت میں لوگ مردوں کو سلام علیک کہتے تھے۔ زندوں اور مردوں میں فرق کرنے کے لیے السلام علیک کو مقرر فرمایا۔ بلکہ مردوں کو بھی السلام علیکم یا اہل القبور کے الفاظ سے سلام کرنے کا حکم دیا۔

نقصان کے وقت رجوع الی اللہ:

دوسری بات یہ سمجھائی کہ اگر نقصان پہنچ جائے تو اللہ سے دعا مانگی جائے کیونکہ نقصان سے نجات دلانے والی ذات اللہ ہی کی ہے۔ معلوم ہوا جیسے

نقصان ہونے سے پہلے اس سے بچنے کی دعا کرنے چاہیے اسی طرح ہونے کے بعد اس سے نجات کی دعا بھی مانگنی چاہیے۔

فائدہ: اس کا تعلق مال تجارت سے معلوم ہوتا ہے۔

قحط سالی کے وقت رجوع الی اللہ:

تیسری بات یہ سمجھائی کہ اگر قحط سالی کا شکار ہو جائیں تو اللہ سے دعا مانگیں وہ ذات قحط سالی کی جگہ ہریالی سے حالات کو بدل دے گی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قحط سالی ہمارے اعمال بد کا نتیجہ ہوتی ہے اور اس موقع پر اللہ سے دعا مانگنا ایک طرح کی توبہ ہے جس سے گناہ معاف اور قحط سالی ٹل جاتی ہے۔

فائدہ: اس کا تعلق زراعت سے معلوم ہوتا ہے۔

سفری پریشانی کے وقت رجوع الی اللہ:

چوتھی بات یہ سمجھائی کہ اگر سفر میں سواری کے حوالے سے پریشانی پیش آجائے تو اس وقت بھی اللہ کی طرف رجوع کریں۔ دعا مانگیں۔ اللہ اس پریشانی کو ختم فرمادیں گے۔

فائدہ: سابقہ باتوں کا تعلق مقیم سے جبکہ اس کا تعلق مسافر سے ہے۔

اخلاق کی اصلاح

گالم گلوچ نہ کریں:

پانچویں بات یہ سمجھائی کہ معاشرے میں لڑائی جھگڑے کی بنیاد بننے والی چیزوں سے بچیں خصوصاً گالم گلوچ سے۔ اس پر تو ہمارا مستحکم اعتقاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اس کی وجہ سمجھ آئے یا نہ

آئے بہر حال اس سے دور رہنا چاہیے کیونکہ اتباع میں اعتقاد کو دخل ہوتا ہے مشاہدے کو نہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی مشاہدہ بھی یہی کہتا ہے کہ گالم گلوچ باہمی جھگڑے اور فساد کا باعث ہے۔

عمل کی اصلاح

نیکی کو حقیر نہ سمجھیں:

چھٹی بات یہ سمجھائی کہ کسی نیک عمل کو معمولی اور حقیر سمجھ کر نہ چھوڑو۔ آج ہم بہت ساری نیکیوں سے محض اس لیے محروم رہ جاتے ہیں کہ ہم انہیں معمولی سمجھ لیتے ہیں۔ کم رقم صدقہ کرنے کو معمولی سمجھتے ہیں یہ سوچتے ہیں یہ بھلا معمولی رقم بھی صدقہ ہوتی ہے، صدقہ ہو تو زیادہ رقم کا ہو۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کم رقم صدقہ کرنے سے بھی رہ جاتے ہیں۔ یہی حال ہے تمام نیک اعمال کا۔ حالانکہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک زندگیوں میں غور کیا جائے تو وہ بڑی نیکیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی نیکیوں کو بھی کیا کرتے تھے انہیں چھوڑا نہیں کرتے تھے۔ جن میں ایک نیکی مسکرا کر ملنے والی بھی ہے۔ جسے عام طور پر نیکی ہی نہیں سمجھا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ یہ بھی نیکی ہے اس سے بھی اللہ راضی ہوتے ہیں۔

تکبر سے بچیں:

ساتویں بات یہ سمجھائی کہ اپنی تہبند / شلوار کو نصف پنڈلی تک رکھیں اگر ایسا کرنے میں کسی طرح کی کوئی دشواری ہو تو کم از کم درجہ یہ ہے کہ ٹخنوں

سے اوپر ہی رکھو کیونکہ ٹخنوں سے نیچا رکھنا تکبر کی علامت اور متکبرین کی نشانی ہے۔ دوسرے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کبیرہ گناہ قرار دیا ہے آج ہمارے بہت سارے بھائی اس کبیرہ گناہ میں مبتلا ہیں۔ صرف نماز کے وقت پاؤں اٹھائے اور نیچے کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! عام حالات میں بھی مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا حکم ہے۔ عورتوں کے لیے نہیں۔

عیب گوئی سے بچیں:

آٹھویں بات یہ سمجھائی کہ کسی کے عیب پر مطلع ہونے کے باوجود اسے عار نہ دلاؤ! حتیٰ کہ اگر نوبت یہاں تک بھی پہنچ جائے کہ دوسرا شخص آپ کے واقعی عیب پر آپ کو عار دار بنا دے تب بھی اس معاملے کو درگزر کرو۔ جبکہ ہمارے ہاں تو کسی میں عیب نہ بھی ہو تب بھی اس طرف سے کسی عیب کو منسوب کرتے ہیں اور پھر اس کو اچھا لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دوسرے سے ایسا کیا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد ریاض الحسن

منگل، 13 دسمبر، 2022ء